کیا حج اور توبہ کرنے سے حقوق اللہ، حقوق العباد اور مقتول کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبہ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

هل الحجّ والتّوبة يسقطان حقوق الله وحقوق العباد وحقّ المقتول ؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

145537: کیا حج اور توبہ کرنے سے حقوق اللہ، حقوق العباد اور مقتول کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں؟

سوال:

فریضہِ حج ادا کرنے کے بعد ہم یہ جانتے ہیں کہ اس سے غلطیاں اور کبیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر دیتا ہے، اور جہاں تک مجھے علم ہے کہ حج ادا کرنے سے حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے، میرا سوال یہ ہے کہ: آپ نے پہلے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ: جو شخص کسی بھی گناہ سے توبہ کرے چاہے وہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو تو سچی توبہ کے باعث اللہ تعالیٰ اسے

معاف فرما دے گا، اس بارے میں آپ نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾[الزمر:٥٣]

"(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے [سورہ زمر:٥٣]"

اسی طرح اللہ تعالی نے کبیرہ ترین گناہوں کی بخشش کے بارے میں فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلا بِالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَحِيماً﴾[الفرقان:٦٨-٧٠]

" اور اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا

کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا ان کی سزا پا کے رہے گا قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ کے لئے پڑا رہے گا ہاں جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے"۔

[الفرقان:٦٨-٧٠]

اور بخاری و مسلم (٢٧٦٦) میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ..... الخ) الحديث

"تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نے ۹۹ قتل کیے تھے۔۔۔ الخ" الحدیث، لیکن سوال یہ ہے کہ حقوق العباد کہاں جائیں گے؟ کیونکہ کیا قاتل توبہ کر لے تو اسے بھی بخش دیا جائے گا؟ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا شخص جہنم میں جائے گا، اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ آخری حدیث جس میں ننانوے قتل کا ذکر ہے کہ قاتل نے ۱۰۰ کا عدد جان بوجھ کر مکمل کیا لیکن پھر بھی وہ جنت میں داخل ہو گیا، یہاں ان مقتولین کے حقوق کا کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو برکتوں سے نوازے۔

بتاریخ 2016-09-13 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ :

آپ نے جو پڑھا ہے کہ حج کی وجہ سے کبیرہ گناہ بھی مٹ جاتے ہیں اس کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، تاہم ہمیں امید ہے کہ حجِ مبرور کے بدلے میں اللہ تعالیٰ صغیرہ و کبیرہ تمام گناہ معاف فرما دے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت وسیع ہے۔

جن گناہوں کیلیئے حج کفارہ بن جاتا ہے وہ حقوق اللہ سے متعلق گناہ ہیں، لیکن جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہیں وہ حج، جہاد، ہجرت یا کسی بھی دوسری عبادت سے

ساقط نہیں ہوتے، بلکہ کچھ حقوق اللہ ایسے ہیں جو حج کی وجہ سے بھی ختم نہیں ہوتے، مثال کے طور پر: روزوں کی قضا، نذر، کفارہ وغیرہ حج سمیت کسی بھی نیکی سے ساقط نہیں ہوں گے، یہ دونوں باتیں علمائے کرام کے ہاں متفقہ طور پر مسلّم ہیں، نیز ان کا تفصیلی بیان سوال نمبر: (138630) میں گزر چکا ہے، اس کا عنوان ہے: "حج کی وجہ سے کفارہ اور قرضہ کی شکل میں واجب حقوق ساقط نہیں ہوتے" اس میں یہ ہے کہ: "حج کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، جن میں یہ بات ہے کہ حج کی وجہ سے گناہ دُھل جاتے ہیں، اور انسان ایسے واپس لوٹتا ہے جیسے اسکی ماں نے آج ہی اسے جنم دیا ہو،

لیکن اس فضیلت اور ثواب کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سے واجب حقوق بھی ساقط ہو جائیں گے، چاہے حقوق اللہ ہوں، مثال کے طور پر: کفارہ، نذر، اور غیر ادا شدہ زکاۃ، فوت شدہ روزوں کی قضا وغیرہ، یا حقوق العباد ہوں: مثال کے طور پر قرضہ وغیرہ، چنانچہ حج کی وجہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں، لیکن علمائے کرام کے اتفاق کے مطابق مذکورہ حقوق ساقط نہیں ہوتے۔۔۔"

بلکہ توبہ کرنے سے بھی گناہ تو ڈھل جاتے ہیں لیکن حقوق ساقط نہیں ہوتے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، اسی طرح زکاۃ

واجب ہونے کے باوجود زکاۃ ادا نہ کرے، اپنے والدین کا نافرمان ہو، قتلِ خطا کا مرتکب ہو، اور پھر وہ حج کرنے چلا جائے تو کیا اس کے اس عمل سے یہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور حقوق العباد ساقط ہو جائیں گے؟“

اس پر انہوں نے جواب دیا:

”مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرضے وغیرہ کی شکل میں حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے، اسی طرح واجب شدہ نماز، روزہ، زکاۃ، مقتول کے حقوق بھی ساقط نہیں ہوں گے چاہے وہ حج ہی کیوں نہ کر لے، چنانچہ جس شخص کے ذمہ قضا واجب ہے اسے اس نماز کی قضا دینا ہو گی چاہے وہ حج کیوں نہ کر لے، اس پر علمائے کرام کا

اتفاق ہے۔" انتہی
((جامع المسائل))(۴/۱۲۳)

لہذا اگر قاتل شخص حج کر بھی لے تو اس سے مقتول کا حق حج کی وجہ سے ساقط نہیں ہو گا، تاہم اگر کوئی شخص سچی توبہ کر لے تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضلِ خاص کرتے ہوئے مقتول کو اپنی طرف سے راضی فرما دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اگر قاتل کی نیکیاں زیادہ ہوئیں تو قاتل کی اتنی مقدار میں نیکیاں مقتول کو دی جائیں گی جن سے مقتول راضی ہو جائے، یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ قاتل کے سچی توبہ

کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مقتول کو اپنی طرف سے بدلہ دیدے۔" انتہی ((مجموع الفتاوی)) (۱۳۸/۳۴)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس مسئلے میں تحقیقی بات یہ ہے کہ: قتل سے تین قسم کے حقوق منسلک ہوتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا حق، مظلوم مقتول کا حق اور حکمران کا حق"۔

چنانچہ اگر قاتل اللہ کے خوف سے سچی توبہ کرتے ہوئے پشیمانی کے ساتھ اپنے آپ کو حکمران کے حوالے کر دے تو ایسی صورت میں توبہ کے باعث اللہ تعالی کا حق ساقط ہو جائے گا اور حکمران کا حق تمام حقوق وصول کرنے یا صلح یا معافی سے ساقط ہو جائے گا۔

جبکہ مقتول کا حق باقی رہ جائے گا، جسے اللہ تعالیٰ توبہ تائب ہونے والے بندے کی طرف سے مقتول کو راضی کر کے ادا کرے گا اور دونوں میں صلح فرمائے گا، چنانچہ مقتول کا حق ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی توبہ کی وجہ سے ساقط ہوتا ہے۔" انتہی ((الجواب الکافی)) (ص ۱۰۲)

اسی سے ملتا جلتا جواب شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ((الشرح الممتع علی زاد المستقنع)) (۱۴ / ۷) میں بھی دیا ہے۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب سائٹ

(طالبِ دُعا: azeez90@gmail.com)